اسلام کا محاسبہ۔ یورپ سے در گذر

ڈاکٹر ایم اجمل فاروقی، ۱۵۔ گاندھی روڈ، دہرہ دون

اسلام اور مسلمانوں پر انسانیت کے دشمنوں کی طرف سے جو چارج شیٹ لگائی گئی ہے، اس کے اہم نکات میں سے عدم رواداری‘ بنیاد پرستی‘ خواتین کی حقوق تلفی اور تاریک خیالی ہیں‘ دن رات یہ تاثر دینے کی کوشش چل رہی ہے کہ ”اسلام کے اڑیل غیر لچک والے رویہ“ کی وجہ سے ساری دنیا میں خلفشار پھیلا ہوا ہے۔ یہ چارج شیٹ شاید تاریخ انسانی کی سب سے زیادہ جھوٹی اور خلافِ حقیقت چارشیٹ کہی جاسکتی ہے‘ عملاً دنیا میں جو ہو رہا ہے وہ اس کے برعکس ہے۔

دنیا کی ظالم طاقتوں نے مل کر دنیا کے وسائل اور انسانوں کو اپنا غلام بنانے کے لئے ایک پلان بنایا ہے، اس پر وہ عمل پیرا ہیں‘ اس کے لئے ضروری ہے کہ دنیا میں چیلنج کرنے والی کوئی طاقت اور نظریہ باقی نہ رہے‘ کمیونزم کی شکست کے بعد ”قوم پرستی“ اور ”اسلام“ ہی دو خطرہ ہیں ”قوم پرستی“ بڑا خطرہ اس لئے نہیں کیونکہ یہ انہیں انسان دشمنوں کا ایجاد کردہ ہے‘ اسلام ہی اکیلا چیلنج ہے جو موجود ہے‘ اور اسلام کے تعلق سے انگریزی مقولہ پر عمل ہو رہا ہے کہ ”کتے کو مارنے سے پہلے اسے پاگل مشہور کردو“ مغربی ممالک ایک ”گینگ“ کی صورت میں اپنے اپنے حصہ کا رول ادا کر رہے ہیں اور ”سردار“ ان کو حرکت میں رکھ رہا ہے‘ اسلام کے خلاف جنگ میں ان کا اہم حربہ مسلمانوں میں غیر مرکزیت اور فواحش ومنکرات کا فروغ ہے‘ اس مہم کو جمہوریت کے ”قیام“ اور ”خواتین کی آزادی“ کی مہم کا نام دیا ہے۔

جمہوریت کے تعلق سے ان کے منافقانہ رویہ کی کھلی اور تازہ ترین مثال فلسطین‘ ترکی اور فرانس میں دیکھنے میں آئی‘ فلسطین میں جمہوری طریقہ سے الیکشن جیت کر آنے والی جماعت کو ساری مغربی دنیا اور غیر اسلامی دنیا نے منظوری اور مدد نہیں دی‘ اس پر پابندیاں لگادیں‘ انصاف پسندی کی مثال دیکھئے حماس کی ۷۰% سیٹیں ہیں اور اس کے وزراء کی تعداد ۱۹ ر میں سے ۹ ر ہوگی۔ فتح کی نشستیں ۲۵% ہیں، اس کے وزیر ۶ ر ہوں گے۔ یہ ہے

انصاف جو مکہ المکرمہ میں کیا گیا ہے، مگر مغرب ابھی بھی ناراض ہے اور حماس کی سرکار کو مانا نہیں جارہا ہے۔

ترکی میں صدارتی انتخاب میں اسلامی رجحانات کے حامل متوقع امیدوار عبداللہ گل کے وزیراعظم طیب اردگان کے ذریعہ اعلان کئے جانے پر یہ معاملہ اٹھایا کہ عبداللہ گل اسلام پسند ہیں اور ان کی بیوی اسکارف باندھتی ہیں اور ایسی خاتون ملک کی خاتون اول کے طور پر قصر صدارت میں پہنچنا ترکی میں شوشلزم کے لئے بڑا خطرہ ہوگا' وہاں کی مغرب زدہ فوج نے دھمکی دی اور انقرہ اور ازمیر میں بڑے بڑے مظاہرہ کرائے گئے کہ اسلام پسندوں سے ترکی کو خطرہ ہے' یہاں تک کہ یہ صدارتی انتخابات عدالت نے ایک قانونی حیلہ سے جولائی تک کے لئے ٹال دیئے۔

دوسری طرف دیکھیں کہ اسی ماہ فرانس میں صدارتی الیکشن ہوئے' جس میں ایک انتہاء پسند عیسائی' صہیونیت کا حامی' بیرونی مہاجرین کا مخالف اور کھلے بندوں سرمایہ داری اور امریکہ واسرائیل کی حمایت کرنے والا شخص نکولس سارکوزی صدر منتخب ہوگیا، مگر دنیا میں کوئی چرچا نہیں، کوئی ہنگامہ نہیں، کوئی بحث نہیں۔

ترکی کے رکن امیدوار پر ہی ہنگامہ اور فرانس میں کٹر اور انتہائی سخت تنگ نظر شخص کے منتخب ہونے پر بھی کوئی ہنگامہ نہیں' جب کہ طیب اردگان کی پارٹی نے اپنے چار سالہ اقتدار میں یورپین یونین میں شامل ہونے کے لئے کوئی بھی ایسا کام نہیں کیا جس سے مغربی ممالک کو اعتراض کا موقع ملے' اس کے برعکس فرانس میں سارکوزی کے مقابلہ نرزاور سیوکلر صدر نے بدنام زمانہ قانون پاس کرکے لاگو کرایا کہ کوئی بھی خاتون اسکارف یا مذہبی علامت پہن کر اسکول نہیں آسکتی' جبکہ طیب اردگان کے ترکی میں ایک خاتون ممبر پارلیمنٹ کو اسکارف باندھ کر پارلیمنٹ کی کارروائی میں شریک نہیں ہونے دیا گیا، دراصل یہ ساری بہانہ بازیاں اپنے اصل مکروہ اور ظالمانہ عزائم کو پوشیدہ رکھنے کے لئے کی جارہی ہیں، جمہوریت کا رونا رویا جاتا ہے اور ڈکٹیٹروں کی حمایت کی جاتی ہے' میانمار کے ڈکٹیٹروں' پاکستان کے ڈکٹیٹر' مصر کے ڈکٹیٹر' مغربی ممالک کے منظور نظر کیوں ہیں؟ پاکستان کے صدر پاکستان کو جدید فلاحی ریاست بنانے کے لئے مدرسوں کی اصلاح کے لئے بلیئر اور بش' جاپان اور جرمنی سے کروڑوں روپیہ لے رہے ہیں۔ خواتین کی آزادی کے لئے مقابلۂ حسن کا انعقاد ہورہا ہے، وہاں کی خاتون وزیر اسپین جاکر ہواباز کی گردن میں بانہیں ڈال کر فوٹو کھنچواتی ہیں' لاہور میں میراتھن دوڑ کا اہتمام کیا جاتا ہے، جس میں مرد اور عورت ایک ساتھ حصہ لے کر شہر میں دوڑتے ہیں' مختارن مائی کی عصمت دری پر رونے والے اسلام آباد میں خواتین کی عصمت فروشی کو ''خواتین کی آزادی'' کے نام پر حلال کر لیتے ہیں اور مغربی آقا بھی مختارن مائی کو اقوام متحدہ کی ''برانڈ ایمبیسڈر'' بناتے ہیں مگر ''کوثر بی بی'' پر ہونے والے شرمناک ظلم پر ابھی تک زبانیں گنگ ہیں۔

یہ بات غور طلب ہے کہ مغرب کن عوامل کے ذریعہ انسانوں کو اپنا غلام بنانا چاہتا ہے؟ ایک تو انسانیت

میں بے حیائی اور شراب، جوا کا فروغ ''تہذیب'' اور ''آزاد خیالی'' اور ''روشن خیالی'' کے نام پر کرتا ہے۔ دوسرے عقیدہ میں کمزوری پیدا کرنے کے لئے ''برداشت'' اور ''رواداری'' کے ناموں کا استعمال کرکے اسلامی دنیا میں اس کے لئے ماحول تیار کرتا ہے۔ ترکی میں صدارت کے اسلام پسند امیدوار کے خلاف رائے عامہ کو بنانے کے لئے مغرب نے ایک طرف تو اپنے ایجنٹوں کو سڑکوں پر اتارا ہے کہ وہ ''شریعت منظور نہیں ہے'' کے نعرہ لگائیں، دوسری طرف پورا مغربی میڈیا اس مہم پر لگ گیا ہے کہ ان مصنوعی مظاہروں کو دنیا بھر میں نمایاں کرکے پیش کرے۔

فلسطین میں حماس کے مقابلہ کے لئے ''الفتح'' کو نمایاں کیا جارہا ہے اور فرضی ناموں کے انٹرویو دکھا کر اسے رائے عامہ بتاکر پیش کیا جارہا ہے کہ عوام اب اکتا گئی ہے اور وہ اب آزادی کی جنگ نہیں لڑنا چاہتی ہے نوبت یہاں تک ہے کہ امریکہ اور اسرائیل نے مل کر ڈیڑھ کروڑ ڈالر کا اسلحہ گذشتہ (اپریل ۲۰۰۷ء) میں مصر کے ذریعہ الفتح کو بھجوایا ہے، تاکہ حماس کے مقابلہ میں کمزور نہ پڑے۔ مئی ۲۰۰۷ء کے دوسرے ہفتہ میں جو برادر کشی فلسطین میں جاری ہے، اس میں الفتح کے ساتھ ساتھ اسرائیل نے سیدھا حماس کو نشانہ بنایا ہے اور ۴-۵ دنوں میں میزائل حملوں میں ۲۰ سے زائد حماس رکن اور بے گناہ فلسطینی شہید کردیئے گئے۔

سوڈان میں عرصہ سے یہ منافقین جنوبی لبنان کے عیسائیوں کی بھرپور مدد افریقی ممالک کے ذریعہ کررہے ہیں، وسطی ایشیا کی تمام جمہوریاؤں میں ڈکٹیٹروں کی مدد کرکے عوام کو دبارہے ہیں۔ اقوام متحدہ کے تمام اداروں کا استعمال مسلمانوں میں آپسی انتشار کو بڑھانے کے لئے کیا جارہا ہے۔ ورلڈ بینک کے مجرم اور عیاش صدر سابق امریکی نائب وزیر دفاع کی جو گرل فرینڈ شاہ علی رضا ہیں، وہ نام نہاد خواتین کی حقوق کی علمبردار ۵۱ سال کی ہیں اور پال ولفووٹز سے عشق لڑا رہی ہیں اور اسی کلچر کو کہ ۵۱ سال کی عمر میں عاشقی فرمائی جائے وہ پھیلانے کے لئے دنیا بھر میں کوشاں ہیں، یعنی دنیائے اسلام میں ان کا خاص میدان کار شمالی افریقہ اور مغربی ایشیا ہے اور دونوں کی دوستی ۹۰ کی دہائی کی شروعات میں تب ہوئی، جب دونوں ''نیشنل انڈومنٹ فار ڈیموکریسی'' سے جڑے ہوئے تھے۔

یاد ہے کہ پال ولفووٹز ایک کٹر یہودی اور عراق کے خلاف امریکی جنگ کا سب سے بڑا حمایتی رہا ہے، ورلڈ بینک میں اپنی تصویر غریبوں کے ہمدرد کی بنائی ہے اور شمالی افریقی ممالک نے اس معاشقہ پر چٹکی لیتے ہوئے بجا ہی کہا ہے کہ: ہمیں بات بات پر کرپشن کا طعنہ دینے والے اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھیں کہ غریبوں کی امداد کی رقم کے بل بوتے پر عاشقی منائی جارہی ہے، عورتوں کی ہمدرد گرل فرینڈ کو غیر قانونی ترقی دے کر اس کی تنخواہ ۱۳۳۰۰۰ امریکی ڈالر سے بڑھاکر ۱۹۳۰۰۰ امریکی ڈالر کردی ہے، اسی طرح کی دوسری مسلم خاتون امریکہ کی محکمہ خارجہ میں شیریں طاہر خیل ہیں، امریکی محکمہ خارجہ میں جنوبی ایشیا کے معاملات کی ذمہ دار ہیں، ان کی بھی

یہی خصوصیات ہیں۔ گذشتہ ماہ ہندوستان آمد پر ایک اخبار کو انٹرویو دیا اور دل کھول کر بالکل صاف صاف عراق پر امریکی حملہ کی حمایت کی کہ اس سے جمہوریت کو فروغ حاصل ہوگا' ہالینڈ میں پرس علی افریقہ نژاد خاتون کو سارے مغربی میڈیا نے خوب سر پر چڑھا کر رکھا، کیونکہ وہ قرآن اور پیغمبر اسلام ﷺ پر خوب تنقیدیں کرتی تھی، سیاسی طور پر دیکھیں تو ہر ملک کے انتہائی کرپٹ حکمرانوں کو انہیں وواصلاح پسندوں' کے در پر جائے امان ملتی ہے، تمام مسلم دنیا کے کرپٹ حکمراں اور سیاست داں یہیں پناہ گزیں ہیں۔ سلمان رشدی اور فتنۂ امامت خواتین کی بانی اسریٰ نعمانی اور مغرب کے ایجنٹ لندن سے ہی کاروبار قتل وخون چلا رہے ہیں، ایک طرف تو یہ مغربی شاطر مسلم دنیا کی غریبی اور ابتر حالت پر گھڑیالی آنسو بہاتے ہیں، دوسری جانب جو لٹیرے اس ابتر صورت حال کے لئے ذمہ دار ہیں انہیں اپنے گھروں میں امان دیتے ہیں، ان کی لوٹی ہوئی دولت کو اپنے یہاں بینکوں میں جمع کر کے اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں، صومالیہ کی مثال بالکل تازہ ہے، جہاں پڑوسی عیسائی ملک کی فوج کو اپنے ایمان فروش ایجنٹوں کے ساتھ صومالیہ پر قبضہ کرادیا اور وہاں کشت وخون جاری ہے، مغرب کا اسلحہ بھی فروخت ہو رہا ہے اور مسلمان آپسی انتشار میں بھی مبتلا ہو رہا ہے۔

یہاں پر غور کرنے کا مقام یہ ہے کہ حقوق نسواں' ڈیموکریسی' ورلڈ بینک ان سب کا آپس میں رشتہ کیا ہے؟ ایک کٹر یہودی کی صدارت میں ورلڈ بینک افریقی ممالک کی معاشی مدد کن شرطوں پر اور کیوں کر رہا ہے؟ مغرب نواز کردوں کے ذریعہ ترکی اور ایران میں کون بم دھا کہ کرا رہا ہے؟ لبنان کی حکومت کو فتح کے مسلح گروپ پر لبنان میں فوج کشی کے لئے امریکی ۳۰۰ ملین ڈالر کے ہتھیار کون دے رہا ہے؟ عراق میں کرد امریکی مفادات کا تحفظ کیسے کر رہے ہیں؟

اس پلاننگ کا ایک اہم پہلو عقیدہ کو مضمحل کرنا ہے اور اس کے لئے فری میسن طرز کے ہتھکنڈے ابھی بھی اپنائے گئے ہیں، مسلم ممالک میں ان کے قبل از اسلام ماضی کی تاریخ اور تہذیب کو آرٹ اور Ethnicity کے نام پر بڑھایا جا رہا ہے، افریقی ممالک' مصر' انڈونیشیا ہر جگہ قدیم کی طرف رجوع کے نام پر غیر اسلامی تہذیب کو پروان چڑھایا جا رہا ہے۔ ۱۸ مئی کے اخبارات میں سینگال کے تعلق سے رائٹر کی یہ خبر میرے مدعا کو بہتر طور پر سمجھا سکتی ہے "مریدی فرقہ ۱۸۸۷ء میں فرانسیسی غلامی کے زمانہ میں فاتح ہوا تھا، یہ فرانسیسیوں کے خلاف بغاوت اور کلچرل پروجیکٹ تھا، جس میں اسلامی اور مقامی روایات کو یکجا کیا گیا تھا۔ مریدیوں نے کہا: اگر ہم اپنی مساجد بنانے کے لئے سعودیوں سے پیسہ لے لیتے تو پھر ہمیں انہیں کے طریقہ سے عبادت کرنی پڑتی، مغربی افریقہ میں سعودی مدد سے مسجدیں بنی ہیں، جس سے وہاں وہابی نظریات کا فروغ ہو سکتا ہے، جبکہ مریدی رواداری کی تعلیم دیتے ہیں، مرید یہ اپنی آزادی اور مذہبی تسکین کو بہت اہمیت دیتے ہیں، مگر دیگر مسلم ممالک کی طرح ان کی عورتیں برقعہ پوش نہیں ہوتی ہیں، آزادی سے گھومتی ہیں، اس طریقہ کی ایک شاخ تو ایسی ہے جس

میں نماز روزہ کی پابندی نہیں ہے، بلکہ شراب پینے اور دیگر نشہ کو بھی منع نہیں کیا جاتا، اسے بائی فال کہا جاتا ہے، اس گروپ کے شیخ تیدین سامب نے کہا: اسلام امن کا مذہب ہے، یہ ہمیں لوگوں کو کلاشنکوف سے مارنا نہیں سکھاتا۔ یہ لوگ یہ بھی عقیدہ رکھتے ہیں کہ: اگر کوئی شخص حج کے لئے مکہ جانے کی استطاعت نہیں رکھتا تو وہ ''وتوبا'' (بانئ فرقہ مریدیہ کی جائے پیدائش) آ کر اتنا ہی ثواب حاصل کرسکتا ہے۔ نیویارک میں یہ بڑی تعداد میں رہتے ہیں اور ''لٹل سینگال'' نام کی برادری قائم کررکھی ہے۔ (ہندوستان ایکسپریس ۱۸/مئی ۲۰۰۷ء)

خط کشیدہ جملوں پر غور فرمائیں کہ ''رائٹر'' (ایک جرمن یہودی کی ایجنسی) کس قسم کی خصوصیات مسلمانوں میں پروان چڑھانا چاہتی ہے۔ اس کے علاوہ پچھلے پندرہ دنوں (مئی ۲۰۰۷ء کے پہلے پندرہ دن میں) بوسنیا سے خبر آئی کہ وہاں کے مقامی یورپین مسلمانوں نے باہر سے آئے مجاہدین سے نفرت کرنی شروع کردی ہے، کیونکہ یہ لوگ سخت قسم کے مسلمان ہیں اور بوسنیائی مسلمان آزادی، شراب نوشی، سور کا گوشت خوری اور آزادانہ جنسی اختلاط اور نائٹ کلب کی زندگی کے عادی ہیں۔ اسی طرح کی خبریں تواتر اور تسلسل کے ساتھ پورے میڈیا اور ہندی، انگلش سب میں یکساں الفاظ میں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ انڈونیشیا اور وسطی ایشیا کے بارے میں بھی ہمیں یہاں کی ایجنسیاں بتاتی رہتی ہیں کہ وہاں ''صوفی اسلام'' اشاعت پذیر ہے اور ''سخت گیر'' ''کٹر'' ''وہابی مسلمان'' کم ہورہے ہیں۔ ان تمام رپوٹوں میں قدرِ مشترک یہ ہے کہ وہ آزادی پسند، حرام وحلال سے بے پرواہ اور جوا کے عادی ہوتے ہیں، اور ایسے ہی مسلمان اچھے اور روادار کہلاتے ہیں اور اسی طرح کے مسلمان کو اسلامی دنیا میں فروغ دینا ہے۔

اسی لئے حماس کے مقابلہ الفتح کی حمایت کی جارہی ہے۔ بے نظیر بھٹو اور مشرف سے امریکا ماتحتی میں سمجھوتہ کرایا جارہا ہے، ترکی میں مظاہرہ کرا کر اسلام پسند سیاستدانوں کو دباؤ میں لینے کی کوشش کی جارہی ہے، ایک جانب تو مسلمانوں اور عالم اسلام کے حکمرانوں میں مذہب سے دوری پیدا کرنے کی ہر ممکن کوشش دن رات جاری ہے، دوسری طرف تمام مغربی اور مشرقی ممالک کے معاشرہ اور ان کے حکمراں زیادہ سے زیادہ اپنے مذاہب سے وابستہ ہورہے ہیں، وہاں کٹر مذہبی گروہ حکومتوں پر حاوی ہورہے ہیں، نام نہاد دہشت گردی اور ''اسلامی انتہا پسندی'' کے خلاف جنگ میں آگئے۔ تمام ممالک میں اس وقت مذہبی، نسلی، انتہا پسند براہ راست یا بالواسطہ اقتدار میں ہیں۔ امریکا، برطانیہ، فرانس، اسرائیل، جرمنی ہر جگہ انتہائی کٹر عیسائی و یہودی ذہن کے حکمراں اور نوکر شاہی حکومت کررہی ہے۔ قارئین بش اور بلیئر کے ان صلیبی اعلانوں کو بھولے نہیں ہوں گے کہ ''عراق کے خلاف جنگ خدائی حکم ہے'' یا یہ کہ ''میں خدائی مرضی پوری کررہا ہوں۔''

اس کے علاوہ آپ بش کے بڑے بڑے فیصلے دیکھیں۔ کلوننگ، اسقاطِ حمل، Stem Cell پر تحقیق سب مسئلوں میں بش نے عیسائی مذہبی پیشواؤں کے خیالات کی تائید کی ہے، بلیئر بھی اپنے یہاں قدامت پسند عیسائی

روایات کو قدیم کی طرف رجوع (Return to Basics) کے نام پر آگے بڑھا رہے ہیں، یہی حال جرمنی، اٹلی، فرانس، ہالینڈ ہر جگہ ہے یا تو مذہبی انتہا پسند حکومت کر رہے ہیں یا جنونی وطن پرستی کو فروغ دیا جارہا ہے یا بالکل ہی جانور بنانے کی تہذیب کو فروغ دیا جارہا ہے؟ جن باتوں یعنی قدامت پرستی، بنیاد پرستی، عدم رواداری وغیرہ پر عالم اسلام کو نشانہ بنایا جارہا ہے، وہی تمام خصوصیات یورپ، امریکا اور دہشت گردی کے خلاف نام نہاد جنگ لڑنے والے ہر ملک میں بڑھائی جارہی ہیں، یعنی جو اوروں کے لئے برا ہے ان ٹھیکیداروں کے لئے اچھا ہے۔

عالم اسلام کی انسانی ذمہ داری: یہ ہے کہ وہ تارِ عنکبوت کو تار تار کردے، اور تمام دنیا کے سامنے انصاف، عدل، امن، امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے مقاصد کو حاصل کرنے والے نظام کی طرف متوجہ کرائے، اللہ کا دیا ہوا نظام ہی دنیا کے مسائل کو حل کر کے اسے جنت بنا سکتا ہے، ماحولیاتی آلودگی، ہتھیاروں کی اندھا دھند تجارت، صارف کلچر، سرمایہ کی لوٹ، اخلاقی قدروں کی پامالی، نشہ کی بڑھتی لت، جانوروں کی حد تک گری ہوئی جنسی حرکات جیسی لعنتوں سے تمام عالم پریشان ہے اور دنیا کے نام نہاد غنڈ ٹھیکیدار اپنے مذموم مقاصد کے تحت تریاق کو زہر بنا کر پیش کرنے کی مہم میں آگے ہیں، کیونکہ اس سے ان کی لوٹ، کھسوٹ، ظلم اور اجارہ داری کے تباہ ہونے کا خطرہ ہے، اس وقت دنیا میں تمام منفی پروپیگنڈا اور گھناؤنی سازشوں، فریب کارانہ بم دھماکوں اور انکاؤنٹروں، بی بی سی اور ''دیش بھگت'' میڈیا کی دن رات کی زہر افشانیوں کے باوجود اسلامی تعلیمات کا سورج اپنی روشنی بکھیر رہا ہے، اسلام دلیل کے میدان اور پرامن طریقہ سے بات منوانے کے میدان میں کبھی کمزور نہیں رہا ہے اور نہ رہے گا، کیونکہ یہ اللہ علیم وخبیر کا پیغام ہے، اسلام آخرت میں جنت کے حصول کا ذریعہ تو ہے ہی، ساتھ دنیا کو بھی جنت بنانے کا کام یہ اپنے پیروؤں کو دیتا ہے۔

امت مسلمہ کا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ کستوری ہرن کی طرح اپنی مشک کی خوشبو کو اپنے اندر ڈھونڈنے کے بجائے ستارۂ صلیب، ہاتھ ہتھوڑا، ہنسیا، ہاتھی، سائیکل میں ڈھونڈ رہا ہے، جبکہ وہ جس روشنی اور ہدایت کا امین ہے، وہ ان سب کے لئے ہدایت کا موجب ہے، دنیا کے لئے امن، انصاف اور حقیقی مسرت کا پیغام ہے، اس پیغام امن وفلاح کی بے کم وکاست تبلیغ وترویج ہی امت مسلمہ کے لئے دنیا افتخار اور نصرت خداوندی کا ذریعہ بن سکتی ہے، باقی تمام راستے غلامی، بے بسی اور ذلت کے ہی ہیں۔

☆☆.....☆☆